اَللّٰہُ اَکْبَرُ!

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ!

قارئین ترجمان القرآن، اس کے اہلِ قلم، اس کے مشتہرین، اس کے ایجنٹوں اور اس کے تمام کارکنانِ ادارہ کو عید مبارک ہو!

اسی کے ساتھ پوری ملتِ اسلامیہ کو، اگرچہ وہ ملکوں ملکوں میں زخم خوردہ اور تشدّد کا نشانہ بنی ہوئی ہے اور اس کے رونگٹے رونگٹے سے خون رس رہا ہے، ہم تہِ دل سے اس مبارک دن پر مبارکباد کہتے ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ اس دن کی برکتوں سے اسے مصیبتوں سے نجات دلائے۔

یہ عید اصل مبارکباد اُن لوگوں سے کہتی ہے جنہوں نے تکلیف اٹھا کر رمضان کے روزے رکھے تراویح کی صورت میں قیام اللیل کیا، دورۂ قرآن سے استفادہ کیا، خدا کی راہ میں مال کا انفاق کیا اور تقویٰ کی منزل کے حصول کیلئے اپنی خواہشوں پہ قدغن لگائی اور اپنے نفس کی باگ ڈور قبضے میں لی۔

خدا اپنے ایسے بندوں کو بھی رمضان کی برکتوں سے حصّہ دے جو بیماری یا کسی اور حقیقی شرعی مجبوری کے تحت روزے نہ رکھ سکے یا تراویح نہ ادا کر سکے، مگر اُن کے دلوں میں اس کے لئے نیت و حسرت موجود رہی اور جنہوں نے روزہ نہ رکھنے کے باوجود رمضان کا پورا پورا احترام ملحوظ رکھا۔

اور آج ہمیں افسوس ہے اُن مسلمانوں پر جنہوں نے قوت و طاقت ہونے کے باوجود روزہ و تراویح کو ترک کیا اور تلاوتِ قرآن اور انفاق فی سبیل اللہ سے محروم رہے۔ جنہوں نے اپنے قلب و ضمیر کو حقیر خواہشوں اور لذّتوں کی سواری بنا دیا۔ ایسے ہی لوگ بالعموم ہماری خرابیٔ احوال کے ذمّہ دار ہیں اور دنیا میں اسلام کے تقاضوں کے تحت نہ کوئی بڑا کارنامہ انجام دے سکتے ہیں، نہ سچائی، نیکی اور عدل کے لئے ظلم اور بدی کے خلاف کوئی معرکہ لڑ سکتے ہیں۔ خدا کرے کہ وہ پشیمان ہوں اور اپنی کوتاہی کی تلافی کا عزم کرلیں۔

آخر میں دعا ہے کہ ربِ عظیم ہمیں وہ حقیقی عید نصیب فرمائے جبکہ ہماری پوری زندگیوں پر خدا کی حاکمیت کے تحت اسلام کا قانون جاری و ساری ہو اور تہذیبی ماحول عیاشی و فحاشی اور حرام خوری سے پاک ہو جائے۔ آمین۔